

شرح جلد
سالہ ۲۳
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۴
خطبہ نمبر ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ
عَلَيْكَ اِنَّ بَعْثَاتِكَ لَرَايَاكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۹
۱۱ نومبر ۱۳۸۵ھ

مجموعہ خطبہ

فی پرچہ ۱۰
۱۰۰

رہو

لفضل

جلد ۵، ۲۶ وفاقت ۱۳، ۲۴ جولائی ۱۹۶۱ء نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی اطال اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انور احمد صاحب۔

نمبر ۲۲ جولائی وقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کو اعصابی ضعف کی بلی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی
اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

اجاب جماعت حضور ایدہ اللہ عنہ کمال و عامل شفیابی اور کام والی
لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور

التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم چوہدری محمد طغر اللہ خان صاحب

کی رہو میں تشریف آوری

بدرہ ۲۵ جولائی۔ محترم صاحب

چوہدری محمد طغر اللہ خان صاحب

کل بدرہ ۲۲ جولائی کی صبح کو ختم

قیام کراچی سے لاہور سے

بدرہ مور کا رہو تشریف لائے۔

تأییدت کسب کی رہو کے زیر اہتمام

ہیفے کے ٹیکے

بدرہ ۲۶ جولائی سے ہیفے کے ٹیکے
شام کو ۵ بجے میں انفارمیشن ڈیسٹری
ڈسٹریکشن ڈائریکٹ میں دگھٹے جائیں گے جو
بھارت اور ہیفے کو صحت عورتوں اور بچے آئیں
اس کے بعد میں دن کا مرد ٹیکہ لگوانے کے لئے
ٹیکہ لہے۔ شام ۵ بجے جائیں۔ ڈسٹریکشن ڈائریکٹ

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک اسے مطابقت رکھتا ہے،

اگر دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھے کہ وہ مورد غضب اللہ ہو گا

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک اسے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھے کہ وہ مورد غضب اللہ ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو۔ وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندر تو کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدا نخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ سبیل کی فرج کا میسر کوئی ہو چکی تھی۔ ہر طرح فرج کی امید تھی۔ لیکن پھر بھی آنحضرت صوم رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فرج کا وعدہ ہے تو پھر حضرت امحاج کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی مومن ہے کہ وعدہ الہی میں کوئی محتفی شرائط ہوں!

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص ۱۸۱)

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے سالانہ جلسے کا انعقاد

ملائک کے طویل و عریض میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں کے ایک ہزار اراکند

تہانت دونوں کی شرکت

جاکارٹا (بدرہ) انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے رئیس اہلسنیہ محرم مولانا شاہ صاحب بدرہ تار طبع فرماتے ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے سالانہ جلسے کا یہاں بدرہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء کو افتتاح عمل میں آیا۔ جلسے کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور دعاؤں سے ہوا۔ پھر پانچ دنوں میں فقیر اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی شفقے کمال و عامل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے درود امحاج کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ جلسوں میں ملک کے طویل و عریض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے ایک ہزار سے زائد اراکندوں نے شرکت کی۔ علاوہ ان کے دیگر اجاب بھی فامی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

اسلام کی ترقی کیلئے وقفہ جدید کی تحریک خاص اہمیت رکھتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ عہدہ کر لینا چاہئے کہ وہ دین کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ہر احمدی کے دل سے یہ دعا نکلتی چاہئے کہ اسے خدا تو اپنی مدد بھیجے۔ تاہم اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آ گیا۔“

اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے وقفہ جدید

کی تحریک خاص اہمیت رکھتی ہے“ (ماظم مال وقفہ جدید)

خطبہ جمعہ

تسبیح اہل مصائب و مشکلات سے نجات پانے کا گھر ہے

مگر

اس گھر سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو زندہ خدا پر اور زندہ مذہب پر یقین رکھتا ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جون ۱۹۰۷ء بمقام رسوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈم اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود لکھی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے +

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-
آج میں اختصار کے ساتھ

قرآن کریم کی ایک تحریک

کی طرف اشارہ کرتا ہوں جو مصائب اور مشکلات کے وقت ان کو نجات اور کامیابی کا راستہ دکھاتی ہے۔ قرآن کریم کے مسلمانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں۔ کوئی قوم ایسی نہیں جس پر رنج اور رات کے زمانے نہ آتے ہوں جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو پر رنج کا زمانہ نہیں آتا۔ یاد خیال کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی عسکریں اب بھی ہے جس پر خوشی کا زمانہ نہیں آتا۔ اگر تو وہ دوستوں کی جنت میں بیٹے والا انسان ہے وہ حقائق سے واقف نہیں۔ اسی طرح جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی قوم ایسی بھی گذری ہے جس پر رنج کا زمانہ نہیں آیا۔ یا کوئی قوم ایسی بھی گذری ہے جس پر خوشی کا زمانہ نہیں آیا تھا۔ تو وہ بھی جہالت کی ظلمتوں میں مبتلا ہے اور

حقائق کی وادیوں میں

چلنے کا ایسے موقع نہیں ملا۔ غرض قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں پر بھی خوشی کا دور آتا ہے اور کافروں پر بھی خوشی کا دور آتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ہر انسان پر خواہ وہ کافر ہو یا مومن خوشی اور راحت کے گھر میں آتی ہیں۔ مگر اسکے یہ مین نہیں کہ کوئی انسان کسی ایسی چیز پر کسی ایسے جو غیر طبعی ہے۔ جائز خوشی بھی ایک طبعی چیز ہے اور جائز غم بھی ایک طبعی چیز ہے لیکن

بعض اوقات جائز غم بھی غیر طبعی بنا جاتا ہے اور جائز خوشی بھی غیر طبعی بن جاتی ہے جب کسی دوسرے شخص کو رنج پہنچتا ہے تو جائز خوشی بھی ناجائز ہو جاتی ہے مثلاً کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو یہ بات اسکے لئے جائز خوشی کا ہے۔ لیکن فرض کرو۔ وہ ایک دوست کے ساتھ ہاتھیں کر رہا تھا کہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ اسے یہ خبر دی کہ تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تمہیں مبارکباد ہو مگر وہ دوست جو اسکے ساتھ وہ ہاتھیں کر رہا ہے اسے یہ پیغام ملتا ہے کہ اس کا نوجوان بیٹا فوت ہو گیا ہے اب جہاں تک خوشی کی بات ہے وہ ایک طبعی چیز ہے لیکن اس موقع پر اس شخص کا خوشی کا اظہار کرنا ناجائز ہے کیونکہ خوشی طبعی چیز ہے لیکن اس وقت اس کا اظہار اور اسے اپنے نفس پر غالب آنے دینا ناجائز ہو گا۔ کیونکہ جب اسے خوشی کی خبر پہنچی تو وہ رنج کو رنج پہنچانے والا پیغام ملا۔ اور اس کا رنج ہے کہ وہ اپنی خوشی کو دبا دے۔ بلکہ اگر اسے اپنے دوست کے ساتھ کامل محبت ہے تو اسکے غم سے اس کی خوشی دب جانی چاہیے۔

ان غیر طبعی باتوں کا اسلاف

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان فرمایا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ جب کسی گھر پر کسی خاندان پر۔ کسی قوم یا ملک پر مصائب آتے ہیں تو سب سے پہلی چیز ہے مد نظر رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ انہیں تسبیح سے کام لینا چاہیے تسبیح کیا ہوتی ہے۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کے تمام عیوب سے پاک ہونے کا اقرار ہے جب کسی انسان کو غم پہنچتا ہے تو وہ سب سے پہلے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ غم میرے ساتھ مخصوص ہیں خدا تعالیٰ ان سے پاک ہے گویا وہ

نقص اور کمزوری کے پورے طور پر اپنے ارد گرد لے لیتا ہے اگر وہ تسبیح نہ کرے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمام نقص اور کمزوریوں سے منزہ قرار دینے کی طرف سے توجہ نہیں دیتا۔ لیکن جب وہ کہتا ہے سبحان اللہ تو اسکے یہ سننے میں کہ خدا تعالیٰ سب عیوب۔ نقصان اور کمزوریوں سے پاک ہے گویا وہ سبحان اللہ کہہ کر اپنے عیوب اور نقصانوں سے خدا تعالیٰ کو پاک قرار دے لیتا ہے پھر فرماتا ہے سبحان بعد ربک۔ خدا تعالیٰ کو صرف عرب اور رفاقتوں سے پاک قرار دے کر دو بلکہ ساتھ ہی یہ اقرار بھی کر دے کہ ہر قسم کی نیکیاں۔ ہر قسم کی خوبیاں اور ہر قسم کی اچھائیاں خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کی ہیں گویا پہلے تو اس نے خدا تعالیٰ سے ایک چیز کو سبک کیا تھا۔ مگر دوسرے فقرہ میں اس نے ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی اور وہ یہ ہے کہ وہ سب خوبیوں سب نیکیوں اور سب اچھائیوں کا مالک ہے اور اس میں یہ بھی شاک ہے کہ وہ کسی غمزدہ اور مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ گویا ان تمام خدا تعالیٰ کو پہلے تو تمام عیوب اور نقصانوں سے بھرا اور منزه قرار دے اور دوسرے قدم پر اس کی تعریف کرے اس کے یہ سننے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے اور سب خوبیاں اس کی طرف سے آتی ہیں گویا دوسرے الفاظ میں اسکے یہ سننے ہوتے ہیں کہ میں بھی اس کی مدد کا محتاج ہوں گویا

خدا تعالیٰ کی تسبیح

کہنے کے اس سے ہر قسم کے عیوب اور نقصان دور کر دیا۔ اور پھر اس کی تعریف کر کے اس کے فضل کو بھی طلب کر لیا۔ پھر خدا تعالیٰ

فرماتا ہے واستغفرہ اللہ تعالیٰ کی مدد تو آتی ہے لیکن اگر تم ایک بند گھرے پر پانی ڈالتے ہو تو وہ پانی گھرے کے اندر نہیں جاتا بلکہ گھرے پر سے نیچے گر جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی مدد کسی انسان کے کام نہیں آتی جب تک وہ اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں بنا لیتا۔ جب تک اس کے گھرے کا مرنہ کھلا نہ ہو۔ تا خدا تعالیٰ کی رحمت کا پانی اسی میں بیٹے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رحمت کا پانی اس کے گھرے میں نہیں پڑتا تو وہ خدا تعالیٰ کی مدد سے محروم ہو جائے گا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے خدا تعالیٰ سے اس کی رحمت طلب کی ہے تو ساتھ ہی یہ بھی طلب کرو کہ وہ خطا میں جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے سے روکتی ہیں معاف ہو جائیں۔ تا خدا تعالیٰ جب اپنا فضل اور رحمت نازل کرے تو اس کا برتن کھلا ہو۔ تا خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا پانی اس کے اندر داخل ہو جائے۔

ایک دوسرے

پیدا ہو جاتا ہے اور یہی دوسرے انسان کو دعا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے محروم رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کہاں اور ہم کہاں۔ ہماری خدا تعالیٰ سے کیا نسبت۔ کیا پہلا اور کیا بعدی کا شور ہے۔ چنانچہ ایک تسبیح یافتہ گروہ کہتا ہے کہ بے شک خدا ہے لیکن اسے کیا ضرورت پڑے گی کہ وہ ہمارے سب کا مالک ہیں۔ جس میں وہی دوسرے ہے جو اس گروہ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

ذقات مسیح کے متعلق چند آراء

(ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب فضل - مبلغ سلسلہ محمدیہ مقیم راجی)

(مستقل بدلتا دیان)

چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سید محمد و محمدی مسعود علی اسلام نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی اور انگریزوں کے عقائد کی اصلاح فرمائی۔ ان میں مسیحیت اور عبادت مسیح خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ مسلمان اور عیسائی کسی قدر اختلاف کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجد غنصری آسمان پر زندہ مانتے اور اسی حالت میں ان کو مہدی کے منتظر بیٹھے تھے۔ اس لئے اس مسئلہ کا تعلق ان دنوں امر سے ہے جن کے پروردگار اپنی وحدانیت و توحید کے اعتبار سے کہہ اوس پر محیط و حاوی ہیں۔

ایک تاریخی اعلان

حضرت سید محمد علی اسلام نے خود انسانی کی وحی اور الہام کی بنا پر جو آج سے سو سال قبل جب عقیدہ "ذقات مسیح" کا اعلان فرمایا تو ایک بیزار و آندھی کی طرح ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک طوفان مخالفت اٹھ اٹھا۔ مسیحیت کے بولبول میں حضرت سید محمد علی اسلام نے قرآن کریم، احادیث صحیحہ و بیہلیل اور تاریخ سے عقلی و نقلی دلائل درج فرمائیں کہ ایک انبار لگا دیا۔ اور آسانی نشانات سے ان کو مزید تائید فرمائی۔ لیکن مخالفین کی طرف سے ایک بات کا انکار کرنے کے بعد فرقہ گردین ایک نیا مجال ایجاد کیا۔ اس لئے اس مسئلہ اور اس کے متعلقات پر سناڑوں اور مباحثوں کا ایک دور و دراز مسن سڑوں ہو گیا جس کے انجام کی نہایت پر شوکت انداز میں محمدی کے ساتھ حضرت سید محمد علی اسلام نے اسلام کے طور پر پیشگوئی ان الفاظ میں فرمادی فرمائی :-

" ہر ایک مخالفت پر یقین رکھو کہ وقت یہ وہ جاں کنڈی کی حالت تک پہنچے گا۔ مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترنا نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی ہماری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالفت اپنے سرے سے وقت کواد ہوگا۔

..... وہ سب یاد رکھیں وہ امید سے وہ ناماد میں گئے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترانے دیکھیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ ہمارے چوں غرضتہ کی حالت تک پہنچ جائے اور نہایت سختی سے اس دنیا کو چھوڑ دیں گے۔ یہاں تک کہ ہمیں

کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ یورپی نہیں ہوگی؟ ضرور یورپی ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یورپی ہوگی۔ اس طرح وہ بھی نامراد رہیں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اسی نامرادی سے بھر جائے گی۔ اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔

نفوذ و تاثر

یہ پیشگوئی سو سال سے نہایت شدید کے ساتھ یورپی پوری ہے۔ بلاشبہ اس مسئلہ کی بنیاد پر خدا تعالیٰ کے مقدس سید محمدی کی شدید مخالفت ہوئی۔ اور اس کا بنا ہوا ہے اور سناڑ سے بھی ہوتے رہے۔ لیکن اب یہ بات پابند ثبوت و یقین چکی ہے کہ بعض غیر محمدی علماء بھی مسلمانوں کے خلاف اس طرح کے بیزارانہ بیانات میں بسا اوقات اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

مولوی شاعر احمد صاحب امرتسری

مولوی شاعر احمد صاحب امرتسری سلسلہ جاری احمدیہ کے شدید مخالفت تھے۔ آپ غازی محمود صاحب کے اعتراض کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اتر جانے سے خدا محمود امکان ثابت کرتا ہے کہ جو اب دیکھتے ہوئے اپنی کتاب "تذکرہ اسلام" کے صفحہ ۱۶۷ پر لکھتے ہیں :-

" حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے سے بھی ہمیں براہ ہے کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس سے بھی خدا کا محمود امکان ہونا چاہئے۔ لازم آتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اترتے۔ بلکہ اس ابتداء کے وقت پر کسی محفوظ جگہ پہنچنے کے لئے تو باقی ایسی ہی طبعی عمر یا کائنات بھی باچکے ہیں۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجد غنصری آسمان پر زندہ ثابت کرنے کے لئے غیر محمدی علماء کے نزدیک سب سے زور دار آیت

علامہ اقبال

علامہ اقبال مرحوم لکھتے ہیں :- " جہاں تک میں اس تحریک کا مطلب سمجھتا ہوں تو وہ ہے کہ مرزا یوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند حاکم مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک نیا مہیا ہوگا کسی حد تک محققان کا پہلو تھوڑے پڑے چڑے (مجاہد ۱۳ ذی الحجہ ۱۹۳۵ء) (ماقی)

بل فرسخہ اللہ الیہ ہے۔ لیکن یہ ایک الہی تصرف ہے کہ مولانا مودودی جیسے عالم آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ہتھیار ڈال دینے میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنج جسمانی کی تصریح سے اجتناب اختیار کرتے ہیں۔ آپ اس آیت کی ایسی تشریح کرتے ہیں جو اس مصرعہ کی پوری مہدائی ہے۔ " صاف جیسے بھی نہیں سامنے آتے ہی نہیں اور آخر میں خلافت رکھتے ہیں کہ۔ " پس مناسب ہے کہ در فتح جہان کی کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور نبوت کی تصریح سے بھی " (تفسیر القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی زیر آیت بل فرسخہ اللہ الیہ)

جامعہ نصرت فاروقین ربوہ میں لیڈی لیکچرز کی ضرورت

جامعہ نصرت فاروقین ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے لیڈی لیکچرز جو کم از کم ۱۱ کلاس ایم اے ہوں کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے لئے کم از کم تین سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۳۴۵/۱۵-۶۷۵-۱۵-۲۴۰ مقرر ہے۔ گران الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں امیر مائیزڈیٹنٹ کی معرفت جمعہ مصدقہ نقول استاد، ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء تک دفتر ذرا میں پہنچ جانی چاہئیں ربوہ میں ملازمت کی خواہشمند خواتین کے لئے عمرہ موقع ہے۔ (۱۵) لیکچرار انگلش (۲) لیکچرار انگریزی (۴) لیکچرار انگریزی (۲) پرنسپل

دعاے مغفرت

میرا رونا کا روح اشرخان بچہ جو وہ سال ایک ملازمہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰ جولائی ہوت پڑا ہے ذقات یا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم لوگوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بیمار پر کسی کے لئے بہت سے احباب کے خطوط آئے مگر میں ہرگز علاج کے لئے اسے لاہور لے گیا تھا اس لئے جواب نہ دے سکا ان سب کو سمددی کامنوں ہوں۔ (خانکار رحمت اشرشاگر یونین مگر سیالکوٹ)

خوشی کی تقاریب :- آپ کی خوشی کی تقاریب میں اجازت الفضل کا بھی ایک حصہ ہے۔ آپ کسی سستی کے نام سال بھر کے لئے روزانہ پورچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر اس حصہ کو آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ (بخیر الفضل)

نہایت با موقع زمین برائے فروخت

محلہ دارا احمد غزنی میں چار کناں کا نہایت نوزوں ٹکڑا قابل فروخت ہے۔ گورنمنٹ اسکول اور کالج کے مابین قریب ہے اور مسجد مبارک سے پانچ منٹ کے فاصلے پر واقع ہے۔ راجا مجھ سے مل کر یا ذریعہ خط درامت قیمت کا فیصلہ کریں۔

خانکار محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت مغربی۔ ربوہ

لائق مجلس

بابت مہولی خدیجات مقرر کردہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام

(از کم میان عبدالحق صاحب لہنہا فریت لہال صدر انجمن احمدیہ لہنہا)

ہمناک دانتے پچھلے دو مضمونوں میں وہ ہدایات پیش کی تھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے فرمایا تھیں۔ انہوں نے مختلف موقوفوں پر چندوں کی مہولی کے متعلق ارشاد فرمایا۔ یہ ہدایات اتنا آسان ہیں۔ کہ انہیں ہر شخص آسانی سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ سمجھنا چاہے اور توجیہ کمال ہے کہ چندوں کی مہولی کو ایک باقاعدہ علم کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ان ہدایات کے ذریعہ جماعت کے عہدہ داروں کے لئے ایک ایسا نئے عمل ترتیب دیا گیا ہے جو ہر لحاظ سے جامع اور کمال ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے جماعت نہایت تیزی سے ترقی کی منزل پر پہنچے گی۔ اگر تمام عہدہ دار یہ نہیں کریں گے کہ اُس عہدہ دار میں وہ مہولی ان ہدایات پر عمل کریں گے۔ تو دیکھتے دیکھتے ہم اس معیار کو پہنچ جائیں گے جو حضرت حضور نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔

حضور فرماتے ہیں :-
 "مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ اتوار کو گیارہ سال سے میں جماعت کو توجیہ دلا رہا ہوں۔ کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پیش کرے۔ لیکن یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے لئے اس کی طرف توجیہ نہیں کی جاتی ہے۔ ہمارے سپرد جو عظیم امانت کا کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲ لاکھ ہی ہیں بلکہ ۲۰ لاکھ کا بجٹ بھی ہماری تنفیذ ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو سلام اور امداد کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے اور دخولہ درحد کے جھنڈے لٹکانے کے لئے۔ لیکن یہ حال جماعت کی موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی عہدہ داروں کی پیشکش کرنی چاہیے۔"

(بینام نمائندگان مجلس شاد ۱۹۵۱ء)
 ۲۔ چونکہ ہر ہم کی کامیابی کا انحصار بہت بڑی حد تک کامیابیوں پر ہوتا ہے اس لئے حضور کے مقرر کردہ معیار تک پہنچنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تمام عہدہ دار اس لائحہ عمل کو اچھی طرح ذہن

نشین کریں۔ اور کمال طور پر اس پر عمل کریں اس لئے میں پھر حضور اور اہل اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں اور تمام عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ پوری توجہ اور غور سے ان ہدایات کا مطالعہ کریں۔ پورے ذوق اور شوق سے انہیں اپنائیں۔ اور سرمولان سے انحراف کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ ہماری جماعت اس وقت اللہ کی راہ میں جہاد کر رہی ہے۔ وہ جہاد جو اس زمانہ کے مامور اور امام نے مسلمانوں کے مناسب حال قرار دیا ہے۔ اور جہاد ہر مسلمان پر اور خصوصاً ہر احمدی پر فرض ہے۔ عہدہ دار نے اس میدان جہاد میں تمام مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ پیش کرنا ہے اگر وہ پوری توجہ سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے اجر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر وہ سستی اور غفلت سے کام لیں۔ یا امام وقت کے احکام کو پس پشت ڈال کر اپنا دورے اور اپنی سمجھی اور اپنی خواہشات کے مطابق نہیں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تو ظاہر ہے کہ وہ کسی انسان کے مستحق نہیں ہو سکتے اور اگر کوئی ان کی غفلت یا بد اعمالی پر اطلاع نہ بھی پائے تو اللہ تعالیٰ تو دیکھتا ہے کہ ایسے عہدہ دار اس کے نام پر جہاد کرنے کا دعویٰ رکھتے ہوئے تھیلائے گئے ہیں۔

ہیں لاف امین خدیج قتال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

العامل علی الصدقة بالحق
 کا نثار فی سبیل اللہ حتی
 یرجع الی بیتہ۔

(مشکوٰۃ کتاب زکوٰۃ)

حضرت لاف بن خدیج دعا کرتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص خدا کی راہ میں خرچ ہو تو اسے مال کا مقدر ہو۔ اور نیک نیتی اور سستی سے اپنے فرائض بخالتے تردد خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے پہلے ہی کی مانند ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کو دیکھ لے۔

۳۔ چندوں کی مہولی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ ہر جماعت کے متعلق یہ ہے کہ لیا جائے۔ کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا درجہ ہے۔ یعنی ہر جماعت کا سالانہ بجٹ تیار کر لیا جائے۔

دوم۔ ہر بجٹ مقامی عہدہ داروں کی امداد کیلئے ہر جماعت میں جا کر بجٹ کی پڑتال کرے۔ کہ آیا کسی دوست کی آمد کم یا زیادہ تو تہیر لکھی گئی۔

۳۔ ہر شخص کا چندہ مقرر شرح کے مطابق ہی درج کیا جائے۔ سو اُس کے لئے کسی شخص نے کم شرح پر چندہ ادا کرنے کے لئے کہہ کر سے متفوری حاصل کر لی ہو۔

چہل ام۔ جو شخص پوری شرح پر چندہ دے سکتا ہو وہ کھائے کہ ہرے لئے یہ مجدد ہیں۔ اور اس کے لئے اجازت ملے اس میں احساسات کی قربانی کرنی پڑے گی لیکن سلسلہ کے نظام کے لئے سبھی حالات بتا دینے میں کوئی حرج نہیں۔

پنجم۔ کسی جماعت کا جو بجٹ تجویز ہو۔ اگر وہ اس کے متعلق اپنی کر کے اور محققانہ رجحان پیش کر کے تبدیل نہ کر لے بعد پھر اسے پروردگار سے۔ تو جہاد دیکھی دے۔ وہ اس کے نام خرچ دکھائی جائے۔

ششم۔ اگر کوئی تقیاً درجہ اپنا تقیاً ادا کرنے سے انکار کرے اور مقامی عہدہ دار پوری کوشش کرنے کے باوجود اس تقیاً وصول نہ کر سکیں۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کریں۔

ہفتم۔ ایسے نادہندوں کے حالات نظر بیت المال کو پیش بلکہ نظرات امداد کو رپورٹ کرنی چاہئے۔ اور جب تک نظرات امداد عامہ سے مستوری حاصل نہ کی جائے ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظرات بیت

المال کی طرف سے مقامی جماعت کے خلاف قائم نہ کیا جائے۔ یعنی ایسے نادہندوں کا نام اور ان کا تقیاً صرف اسی وقت مقامی جماعت کے بجٹ سے کاٹا جائے گا۔ جب نظرات

امور عامہ کی مستوری حاصل ہو جائے۔ ہر شتم۔ اگر کوئی جماعت نہ تو بقائے مہولہ کو مدد دے ہی اپنے نادہندوں سے متعلق رپورٹوں کے نظرات اور عامہ کی مستوری حاصل کرے۔ اور تین سال تک اس کے ذمہ تقیاً نہ لگایا جائے۔ تو اس جماعت کا ہمارے انتظام سے کوئی تعلق نہیں رہے گا

ہم۔ نمائندگان مجلس شادوت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ یا تو اپنے طریق اختیار کریں کہ کوئی شخص احمدی کہلا کر نہ دھندلے اور یا وہ ہندوں کے متعلق مرکز میں رپورٹ کریں۔ ورنہ انہیں اُسند کے لئے عائدہ نہیں تسلیم کیا جائے گا یا جماعت میں کوئی عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ یا خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دہم۔ امراء اور سیکریٹریاں جماعت کی یہ بھی فرض ہے کہ وہ دعائی اور عملی ہتھیار اصلاح کے ساتھ ساتھ احباب جماعت پر چڑھ کر یعنی انفاق فی سبیل اللہ ضرورت ادا ہوتی ہے سمجھاتے رہیں۔ (خانکار کا بھی ادا ہے کہ

مقامی عہدہ داروں کی سہولت کے لئے ایک سلسلہ مضامین شائع کی جائے۔ جس میں خرقان مجید۔ حدیث شریف۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اشادات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روشنی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور ضرورت بیان کی جائے۔ دما

توفیق الایمان اللہ اعلیٰ العظیم) یا زور دہم۔ آخری اور سب سے اہم ہدایت یہ ہے کہ اپنے کام کے سلسلہ میں نگار اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کوششوں میں برکت ڈالے۔ صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ ہماری بات

بھی اتر پیدا کرے۔ کہ تمام احباب شرح صدر سے اللہ تعالیٰ کا راہ میں مالی قربانیاں پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے تقون کی مشورات سے بچائے اور ہمیں ایسے رنگ میں توجیہ کرنے سے محفوظ رکھے۔ جس سے چندہ دیے داروں کے دلوں میں کمی

تعم کی نفرت یا کدورت پیدا ہو۔ ہر اپنے احباب کے حقیقی معنوں میں فرخندہ بن جائیں اور سب مل کر اسلام اور احمدیت کا چندہ اٹام دنیا میں بھاریں۔ آمین ثم

امین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو برکھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

دھولی چندہ وقف جدید سالچہا

مندرجہ ذیل اجابہ کرام کی طرف سے چندہ وصول ہو گیا ہے۔ جزاء نعم اللہ

تعالے احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

- | | |
|--------------------------------------|-------|
| چوہدری محمد شریف صاحب | ۶-۰ |
| کوٹلیاں سیالکوٹ | ۶-۰ |
| ڈاکٹر محمد علی صاحب خاں | ۶-۰ |
| مارٹر محمد صدیق صاحب | ۶-۰ |
| ادوا خان صاحب | ۶-۰ |
| چوہدری نور شہید احمد صاحب | ۶-۰ |
| سنگر گڑھ سیالکوٹ | ۶-۰ |
| فضل الرحمن صاحب | ۶-۰ |
| کرم قریشی الاکرام صاحب بنوں | ۶-۰ |
| رازا پور داغ الدین صاحب دادو | ۶-۰ |
| محمد سلسل صاحب محمد آباد ملتان | ۶-۰ |
| محمد براہیم صاحب | ۶-۰ |
| محمد صادق صاحب کرم نگر سندھ | ۶-۰ |
| منشی محمد رضا صاحب | ۶-۶۲ |
| چوہدری غلام احمد صاحب | ۱۳-۰ |
| منشی قمر الدین صاحب | ۶-۵۰ |
| ڈاکٹر عبد القادر صاحب ملتان | ۱۰-۰ |
| رانا نبین بخش صاحب | ۶-۰ |
| سایں محمد سعید صاحب میٹرو | ۱۸-۰ |
| محمد سرمد صاحب ملتان | ۱۵-۰ |
| سایں حیات عمر صاحب | ۱۸-۰ |
| محمد شریف صاحب چاہ کرم چند | |
| مدرسہ وکھٹو بازار (لاہور) | ۵-۰ |
| محمد اسماعیل صاحب ملک بنوں | ۱۳-۵۰ |
| محمد یوسف صاحب رتھو ضلع جہلم | ۳-۰ |
| غلام الدین صاحب جھنگ صدر | ۶-۰ |
| چوہدری محمد یوسف صاحب | ۶-۰ |
| محمد حسین صاحب | ۶-۰ |
| ناصر حسین صاحب تقودال پور | ۶-۱۹ |
| چوہدری غایت الدین صاحب | |
| کھر ڈیڑھ ضلع راولپنڈی | ۶-۰ |
| شیخ نطف الرحمن صاحب | |
| دھر پورہ لاہور | ۶-۲۵ |
| محمد حمید صاحب لاہور چھوٹی | ۳-۰ |
| رحمت الدین صاحب بھٹائی چھوڑووالہ | ۶-۰ |
| محمد الدین صاحب | ۶-۰ |
| چوہدری غلام نبی صاحب بھٹائی ضلع | ۶-۰ |
| ڈاکٹر حبیب خان صاحب گوجرانوڈ | ۶-۱۹ |
| چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹ | ۶-۵۰ |
| ابلیہ سید شیر احمد صاحب | |
| درہیالی راولپنڈی | ۴-۰ |
| ڈاکٹر شریف احمد صاحب | |
| دارالرحمت ترقی رومہ | ۲۰-۰ |
| محمد امین صاحب پارہ حصار | ۹-۰ |
| محمد صدیق صاحب بیچ پورہ گوجرانوڈ | ۹-۰ |
| چوہدری غلام نبی صاحب کرمہ سیالکوٹ | ۶-۳۶ |
| گلدار احمد خان صاحب کوٹلی | ۶-۰ |
| محمد شہر خان صاحب | ۶-۰ |
| ابلیہ صاحب ملک عبد الجبار صاحب | ۶-۰ |
| صوبیدار عبدالغفور صاحب ٹولی | ۶-۰ |
| ضیف محمد خان صاحب ٹولی | ۶-۰ |
| مستری فتح علی صاحب مالوہ ٹکٹ سیالکوٹ | ۶-۰ |
| چوہدری محمد شفیع صاحب | ۶-۰ |
| فریقہ فقیر احمد صاحب سلہریاں | |
| ایرنا حیات سیالکوٹ | ۶-۰ |
| محمد سلیم صاحب | ۳-۰ |
| غلام حنیف صاحب | ۳-۰ |
| عطا محمد صاحب نداد سیالکوٹ | ۲-۰ |
| سرور محمد صاحب | ۳-۰ |
| چوہدری رحمت الدین صاحب | |
| بھلو پور سیالکوٹ | ۱۲-۵۰ |
| چوہدری منظور احمد صاحب | ۶-۰ |
| محمد انور صاحب | ۶-۰ |
| محمد انور صاحب | ۶-۰ |
| مبارک احمد صاحب | ۶-۰ |
| محمد نطف صاحب | ۶-۰ |
| محمد صدیق صاحب | ۶-۰ |
| چوہدری رحمت علی صاحب رومہ سیالکوٹ | ۶-۰ |
| مہر دین صاحب | ۶-۰ |
| ذی محمد صاحب بھڑار | |
| دیوبند سیالکوٹ | ۶-۰ |
| محمد حنیف صاحب بھلو پور | |
| ڈیوڈا لاسیا کوٹ | ۳-۰ |
| دانت خان صاحب | ۶-۰ |
| مرزا عبد الحمید صاحب | ۶-۰ |
| رضوان لدی صاحب | ۳-۰ |
| موبی حیات الدین صاحب | |
| گاموڑا سیالکوٹ | ۳-۰ |
| مستری نوشی محمد صاحب | ۳-۰ |
| مستری بشید احمد صاحب | ۶-۰ |
| اشفیدہ بیگم صاحبہ | ۳-۰ |
| چوہدری خریدی صاحب | ۳-۰ |
| خورشید بیگم صاحبہ | ۳-۰ |
| چوہدری محمد شریف صاحب | |
| بندھنی بھگوان سیالکوٹ | ۶-۳۶ |
| ابلیہ صاحب ڈاکٹر نور الدین صاحب | |
| بدھنی سیالکوٹ | ۶-۰ |
| صوبیدار ریخت علی صاحب بھٹیاں | |
| ضلع گجرات | ۵-۵۰ |
| ذیوت علی صاحب | ۶-۰ |
| حکیم سرور علی صاحب گوجرانوڈ | ۳-۰ |
| سایں محمد صدیق صاحب | ۳-۰ |

خادم الامجدیہ کا بیستواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء بمقام ربوہ

خادم الامجدیہ مرکزہ کا بیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تاریخوں میں رہی روایات کے ساتھ اپنے دفتر کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔

اس اجتماع کی ضرورت اور افادیت خادم پر واضح ہے۔ مجلس الامجدیہ کو کوشش کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اپنے اس قومی اور ترقیاتی اجتماع میں شریک ہوں۔ قائدین جنابیں مندجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ فرمائی۔

۱) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر مبنی باہمی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھیجے۔

۲) نمائندگان کی اطلاع دینے اور پورے سال تک دفتر میں بیچ جانی ضروری ہے۔

۳) ہر مجلس کو کوشش کرے کہ نمائندگان کے علاوہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین شریک ہوں۔

۴) شوریہ خادم الامجدیہ پیش کرنے کے لئے مجلسوں میں عین تجاویز اور گنتی لگائی جائے۔

۵) ہر گرام کی تادی کے سلسلے میں اگر کوئی تجویز ہو تو اس سے ۵۰ گنتی لگائی جائے۔

۶) زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور کوشش کریں گے کہ خود ذاتی طور پر اس میں شریک ہوں۔

۷) معتقد خادم الامجدیہ مرکزہ کے

خادم الامجدیہ شوریہ سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء

حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں مجلس خادم الامجدیہ کی بہبودی اور ترقی کے متعلق اہم تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

اس ضمن میں جو مجلس سے درخواست ہے کہ اگر ان کے نزدیک کوئی تجاویز بھی ہو جسے شوریہ میں پیش کرنا ضروری ہو۔ تو وہ اس تجویز کو اپنی مجلس میں حسب قواعد پیش کر کے مبین الفاظ میں ۲۰ گنتی لگائی جائے۔ تاہم تجاویز کو وقت سے منظور رکھا جائے۔

اس بارہ میں یہ گزارش ضروری ہے کہ تجاویز کے ساتھ ہر صورت تجاویز کے اور کوئی بات لکھی جائے تیرضاحت کو دی جائے۔ کہ یہ تجویز مقامی مجلس میں فلاں تاریخ کو پیش ہوئی تھی۔ اور مجلس مقامی کی ہلا کے مطابق پیش کی جا رہی ہے۔

(معتقد خادم الامجدیہ مرکزہ)

خالد گرامہ گنت ۱۹۲۱ء کی ایک جھلک

خالد گرامہ گنت ۱۹۲۱ء کا زیر ترتیب شمارہ کی خصوصیت کا حال یہ ہے کہ گنتوں میں مولانا ابوالاعلیٰ مصلح فاضل کا ایک نہایت اہم پیغام اور دو برس سے پیش معروضی اخبار کے علاوہ محکم صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر اعجاز صاحب کا ترجمہ فرمودہ "مغرب میں طلوع اسلام" کے موضوع پر ایک بلند پایہ مقالہ بھی شائع ہو رہا ہے جس کی تیارز جماعت حلقوں میں وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی ہے۔ یہ حصہ نظمیں جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم رضی اللہ عنہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب مردان صاحب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے اور جناب مصلح الدین صاحب راجہ کی غیر مطبوعہ مکتوبات شامل اشاعت ہو رہی ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی تقریبی بارہی پچھلے دنوں وادی سیرن و کانغان لکھی تھی۔ اس نمبر میں پانچ کے ایک رکن کے قلم سے اس سفر کی دلچسپ و دلنواں بھی قارئین کو حاضر فرمائیں گے۔ گزشتہ روایات کے مطابق خالد گرامہ نمبر بھی باقی رہے ہوگا۔ اور مولانا ابوالاعلیٰ صاحب کا نوٹ اور وادی سیرن و کانغان کے دلکش مناظر سے مزین ہوگا۔

(تہتم اشاعت خادم الامجدیہ مرکزہ)

داخلہ بیسک میڈیکل سائنس انسٹی ٹیوٹ کراچی

دو سالہ پورٹ گریجویٹ شڈیز برائے پرائیویٹ پاکستان نیشنل ہینڈلنگ ماسٹرز اسٹیشن ڈگری ڈیپارٹمنٹ میڈیکل سائنس کراچی یونیورسٹی مندرجہ ذیل ڈسپینسری سے ایک ہیں:۔
فزیالوجی۔ مانی گرومیالوجی۔ اناتومی۔ فاریکالوجی۔ بائیو کیمسٹری۔ ہیمیا لوجی فزیکس نڈاؤ۔
آغاز کلاس ۱۹۲۶ء پ۔ ٹ۔ ۲۱
(ناظر تعلیم)

دوائی فضل الہی: جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اولاد زینہ پیدا ہوتی ہے { دواخانہ خدمتِ خلق جسرہ گولبازار - رومہ

دورانِ لیشی کا مٹھ: خوش نصیبی



ان معائب کے سوائے انہیں خوش نصیب کہتے ہیں ان کے پاس اللہ ایک عجزہ بچکھ اور لائی گلائی ہے۔
 خوشحال ان کو کون نصیب ہونے کوئی نصیب قند نہیں۔
 یعنی ذی ہنیا اور اس کے ساتھ دورانِ لیشی اور آہ پریمی۔
 انہوں نے روپیہ چکایا اور اسے سیوگک سرٹیفیکٹ میں لگایا۔
 اس پر انہیں اچھدی معافی مانع ہوا اور اس پر انکم ٹیکس معاف۔
 تجزیہ کیا اب انہیں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہے۔ ان کے بچے آرام اور بہن سے اچھی تعلیم پا رہے ہیں اور کامیاب مستقبل کی توقع رکھتے ہیں۔

بچت کی برکتیں

- آپ کوئی ملے کا فائدہ حاصل رہتا ہے۔
- یعنی بچت کی بچت اور اس پر عجزہ مانع اور انکم ٹیکس معاف
- آپ کا اور آپ کے اول و عیال کا مستقبل محفوظ ہو جاتا ہے
- آپ کی تمام باقی محفوظ رہتی ہے

بچت کیجئے اور خوش رہئے

قومی بچت کے سرٹیفیکٹ



میں روپیہ لگائیے

۶ فیصد منافع انکم ٹیکس معاف — ہر ڈاک خانے سے لے سکتے ہیں

PRESTO

مقصد زندگی و احکام ربانی
 اسٹی صفحہ کار سالہ

کارڈ آنے پر صفت - عبداللہ الرادین سکندر آباد رومہ

قدیمی - اولین شہرہ آفاق حب احقر اسٹورڈ
 فی قود ایک روپیہ ۵۰ پیسے - بیکل کوری بیماریہ قود ۱۰۰ روپے / ۱۰۰ روپے
 نرینہ گولیاں - روپے کے پیدا ہونے کی دوا اور کھن کو روپے ۹/- روپے
 حب بھنڈو - ہسٹریا یا لجنڈیا کا علاج { حکیم نظام جان اینڈ سنز گولبازار رومہ
 ۱۰ گولی / ۶ روپے

